

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنتی عورت

حدیث شریف: عن عبد الرحمن بن عوف قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”إذا صلت المرأة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجها وأطاعت زوجها قيل لها أدخلي الجنة من أي أبواب الجنة شئت“ - [مسند احمد: 1 ص 191، الطبرانی الأوسط: 8800: 372/9]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب عورت اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھے، اپنے ماہ {رمضان} کا روزہ رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لے، اور اپنے شوہر کی اطاعت کر لے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں اسکے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے۔ {مسند احمد، الطبرانی الاوسط}

تشریح: اس حدیث میں ایک مسلمان عورت کیلئے عظیم خوشخبری ہے، جس میں چند ایسے کام کا ذکر ہے جن کا کرنا مشکل اور زیادہ مشقت آمیز تو نہیں ہے پھر بھی اسکے اہتمام پر ایک مومن عورت کے لئے یہ عظیم بشارت دی گئی ہے کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور وہ بھی بغیر کسی پیشگی عذاب کے، خواہ اس دروازے سے داخل ہونے والے لوگوں جیسے اسکے عمل ہوں یا نہ ہوں۔ سبحان اللہ - یہ ایسی فضیلت ہے کہ میری ناقص معلومات کی حد تک مردوں کو حاصل نہیں ہے۔

{1} **پانچ وقت کی نماز کا اہتمام:** اسلام میں نماز کی جو اہمیت ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے قرآن و حدیث میں نماز کی اہمیت، اسکی فضیلت اور اسکے ترک پر وعید کے دلائل بے شمار لیکن، یہاں خصوصی طور پر عورتوں کو پانچ وقتہ نماز کے اہتمام کا حکم شاید اس لئے دیا گیا ہے کہ فطری کمزوریوں اور بعض حالات کے پیش نظر عورتوں سے نماز میں قابل ملاحظہ حد تک کوتاہی ہوتی ہے، مثلاً

(ا) کوئی بھی عورت جو اپنی عمر و صحت کے لحاظ سے درست حالت پر ہے وہ متواتر نماز نہیں پڑھ سکتی کیونکہ حیض و نفاس سے اسے دوچار ہونا پڑتا ہے، جسکی وجہ سے کئی دن اسے نماز سے رکے رہنا پڑتا ہے پھر چونکہ نماز کا سلسلہ کئی دن تک ٹوٹ گیا ہے لہذا دوبارہ نماز پڑھنا بھاری پڑتا ہے، اور یہ چیز انسان کی فطرت میں ہے کہ جو عمل برابر لگاتار ہوتا رہے اسکی ادائیگی نفس پر آسان ہوتی ہے اور اگر اسکا سلسلہ ٹوٹ جائے تو وہی عمل نفس پر بھاری پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ نماز کی پابندی میں عورتوں سے **کوتاہی** واقع ہوتی ہے۔

(ب) مردوں پر چونکہ جماعت واجب ہے یا سنت موکدہ ہے اور اذان کے بعد ایک محدود وقت میں ان سے نماز کی ادائیگی کا مطالبہ ہے، اور یہ بات مشاہدے میں ہے کہ جو کام باجماعت اور لوگوں کی موجودگی میں ہو اُس کی طرف طبیعت مائل رہتی ہے اور جو کام اکیلے اور تنہائی میں کرنا پڑے اس سے بہت جلد دل اکتا جاتا ہے، اب چونکہ عورتوں کو تنہا نماز پڑھنا ہوتا ہے اور نماز کے پورے وقت میں کسی بھی وقت وہ نماز پڑھ سکتی ہے اس لئے ان سے نماز میں سستی و کوتاہی کا واقع ہو جانا ایک طبعی امر ہے۔

(ج) جسم، کپڑا اور جگہ کی طہارت نماز کے لئے شرط ہے اور چونکہ بچوں والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کیلئے ہر وقت پاک صاف رہنے کیلئے بڑے احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے خاص کر ان غریب علاقوں میں جہاں بچوں کے پیشاب و پیچانہ سے بچنے کیلئے بعض خاص لباس کا اہتمام نہیں ہوتا جسکی وجہ سے عام طور پر عورتوں کے جسم و کپڑے نجس ہو جاتے ہیں، پھر سردی کے موسم میں طہارت انکے لئے ایک مشکل کام ہوتا ہے، نتیجہ نماز میں کوتاہی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اسی طرح کی دیگر اور بھی وجوہات ہیں جن کے سبب عورتوں سے پانچ وقتہ نماز کی پابندی میں کوتاہی ہوتی ہے اس لئے انہیں اس امر پر خصوصی طور پر متنبہ کیا گیا ہے۔

{2} **رمضان کے روزے:** رمضان کے روزے اسلام کا اہم رکن اور رضائے الہی کے حصول کا بڑا اہم ذریعہ ہیں، چونکہ بعض اہم فطری تقاضوں جیسے حیض و نفاس کی وجہ سے عورتوں کے فرض روزے چھوٹ جاتے ہیں، اور کبھی کبھار تو بعض عورتوں کو رمضان میں ایک سے زائد بار حیض کا خون آ جاتا ہے جس کی وجہ سے انکے کئی دن کے روزے چھوٹ جاتے ہیں، پھر رمضان گزر جانے کے بعد اپنے شوہر کی خدمت اور بچوں میں مشغول ہو کر نیز تنہا رہ جانے کی وجہ

سے ان روزوں کی قضا بہت مشکل ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ امر مشاہدے میں ہے، اور اگر رمضان میں عورت حاملہ یا اسکا بچہ دودھ پی رہا ہے تو چھوٹے ہوئے روزوں کی تعداد اور بڑھ جاتی ہے جنکی قضا میں مشکل پیش آتی ہے، اس لئے اس حدیث میں خصوصی طور پر ماہ رمضان کے روزوں کے اہتمام اور انکی رعایت کا حکم دیا گیا۔

{3} **شرمگاہ کی حفاظت** : شرمگاہ کی حفاظت سے مراد زنا، لواطت اور سحاق وغیرہ سے پرہیز ہے جو **کبیرہ گناہ** اور بے حیائی کے کام ہیں، اور چونکہ زنا عمومی طور پر عورت کی شیریں کلامی، نرم گفتگو اور جسمانی حرکتوں کا نتیجہ ہوتا ہے نیز یہ چیز ہر شخص کے ملاحظے میں ہے کہ عورتوں کے جسم کے وہ حصے جو شرعی اور عقلی طور پر ستر کا حکم رکھتے ہیں اور انکے دیکھنے سے مرد کی رغبت عورت کی طرف شدید ہوتی ہے عورتیں ان حصوں کے چھپانے کا اہتمام نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات چست و فٹ لباس پہن کر اسے اور نمایاں کر دیتی ہیں، یہ بات بھی امر واقعہ ہے کہ عورت جذباتی زیادہ اور باریک بین اور دور بین کم ہوتی ہے اسی لئے بہت جلد انسانی درندوں کے چنگل میں پھنس جاتی ہے لہذا خصوصی طور پر مسلمان عورت کو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا گیا، اسی طرح یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاں تک زنا کی قباحت کا تعلق ہے تو شرعی طور پر یہ حکم مرد عورت ہر ایک کیلئے برابر ہے، البتہ ماحول و معاشرہ میں انجام کے لحاظ سے عورت کیلئے زنا زیادہ برا سمجھا جاتا ہے اور اسکے آثار بھی عورت کیلئے زیادہ رسوا کن ہوتے ہیں، جیسے زنا کے اثر سے بسا اوقات عورت حاملہ ہو جاتی ہے اور مرد کا کچھ بھی نہیں بگڑتا، عورت پر زنا کا الزام لگ جانے کے بعد اسکی شادی کا بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے جبکہ مرد کے بارے میں ایسا کم سوچتے ہیں، کسی عورت کے زنا میں پڑ جانے کی وجہ سے پورا خاندان رسوا ہوتا ہے، اسی طرح یہ بات شاید ہی کہیں سننے میں آئے کہ عورت نے اس لئے طلاق کا مطالبہ کیا ہے کہ شادی سے پہلے اسکا شوہر زنا کا مرتکب ہوا تھا، جبکہ یہ خبریں عام طور پر سننے میں آتی ہیں کہ فلاں عورت کو اسکے شوہر نے صرف اسلئے طلاق دے دی کہ شادی سے پہلے ایک بار اسکے قدم بھٹک گئے تھے، اس طرح کی دیگر وجوہات کی بنیاد پر اس حدیث میں خصوصی طور پر عورتوں کو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دی گیا ہے۔

{4} **شوہر کی اطاعت** : گھریلو نظام کو بحسن و خوبی چلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مرد کو گھر کا سربراہ و سرپرست قرار دیا ہے اور عورت کو اسکی اطاعت کا حکم دیا ہے اور یہ حکم اسقدر لازم قرار دیا ہے کہ بغیر عذر شرعی کے کسی بھی طرح عورت کیلئے **جانز** نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرے، خاص کر وہ امور جو رشتہ ازدواجیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اس حدیث میں شوہر کی اطاعت کو نماز و روزہ کی پابندی اور زنا جیسے گندے کام سے پرہیز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے جہاں ایک طرف عورت کیلئے یہ خوشخبری ہے کہ وہ اگر احکام و فرائض اسلام کی پابندی کے ساتھ اپنے شوہر کی اطاعت کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی دیگر کوتاہیوں کو معاف کر کے بغیر کسی سابقہ عذاب کے جنت میں داخل کر دیگا وہیں ان عورتوں کیلئے سخت **تنبیہ** ہے جو اپنی بد مزاجی اور ضدی پن کی وجہ سے شوہر کی ناراضی کی پرواہ نہیں کرتیں اور اپنی راج ہٹ اور تریاہٹ پر مصر رہتی ہیں جسکی وجہ سے خانگی نظام درہم برہم رہتا ہے۔

فوائد :

- 1- اسلام نے عورت کو بڑا اونچا مقام دیا ہے۔
- 2- جس طرح عورت پر نماز و روزہ اللہ تعالیٰ کے فریضے ہیں اسی طرح شوہر کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ فریضہ ہے۔
- 3- اس حدیث میں زکاۃ و حج جیسے فرائض کا ذکر نہیں ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ اولاً عورتیں مال خرچ کرنے میں مردوں کے مقابلے میں کشادہ دل ہوتی ہیں، ثانیاً عمومی طور پر عورت کے پاس اپنا مال کم ہوتا ہے اور زکاۃ و حج صاحب مال پر فرض ہیں، ثالثاً اس حدیث میں صرف وہ چار اہم کام بیان ہوئے ہیں جن میں عورتیں کوتاہ رہتی ہیں۔

**خلاصہ حدیث نمبر: 133، تاریخ: 15/14 شعبان 1431ھ، م 26/27 جولائی 2010

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب